43274 ـ ايك شخص نے سمجھا كہ تعجيل منى سے نكل جانا ہے چاہے كنكرياں نہ بھى مارىں ہوں !

سوال

ہم نے حج ميں تعجيل (يعنى منى سے دو يوم بعد نكلنا) كى اور مغرب سے قبل منى سے نكل گئے تا كہ ہميں تيسرے يوم كے ليے دير نہ ہو جائے، اور مغرب كے بعد ہم دوبارہ منى ميں گئے اور كنكرياں مارىں، تو كيا ہمارا يہ عمل جائز ہے؟

اور كيا جلدى كرنے والے شخص كے ليے دوسرے دن كے غروب شمس سے قبل رمى كرنا شرط ہے، يا رمى كا اس سے كوئى تعلق نہيں، صرف اتنا ہے كہ غروب شمس سے قبل ہى منى سے نكلا جائے؟ اور اگر ہم نے غلطى كى تو ہم پر كيا لازم آتا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

تعجيل كا يہ معنى صحيح نہيں، بلكہ تعجيل يہ ہے كہ ايام تشريق كے دوسرے رمى جمرات كر كے غروب شمس سے قبل منى سے نكل جائے، بغير رمى كيے غروب شمس سے قبل منى سے نكلنے كا نام تعجيل نہيں، اور خاص كر جب وہ جمرات كو كنكرياں مارنے كے ليے غروب شمس سے كے بعد منى واپس گيا ہو.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام كا كہنا ہے:

جب بارہ ذوالحجہ كو حاجى زوال كے بعد جمرات كنكرياں مار كر غروب شمس سے قبل مكہ وغيرہ چلا جائے تو اس پر تيرہ ذوالحجہ كى كنكرياں مارنا لازم نہيں، اور نہ ہى اس كے حق ميں ايسا كرنا مشروع ہے.

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (11 / 274).

فرمان بارى تعالى ہے:

اور اللہ تعالى كى ياد ان گنتى كے چند دنوں (ايام تشريق) ميں كرو، دو دن كى جلدى كرنے والے پر بھى كوئى گناہ نہيں، اور جو پيچھے رہ جائے اس پر بھى كوئى گناہ نہيں، يہ پرہيزگار كے ليے ہے البقرۃ (203).

اس آيت كى تفسير ميں مستقل كميٹى كے علماء كرام كہتے ہيں:

آيت كا معنى يہ ہے كہ: جو شخص يوم النحر كے بعد منى ميں دو راتيں بسر كرنے اور گيارہ اور بارہ ذوالحجہ كو تينوں جمرات كو كنكرياں مارنے كے بعد منى سے جلد نكلنا چاہتا ہو تو اس پر كوئى گناہ نہيں، اور اس پر دم واجب نہيں ہوتا، كيونكہ اس نے اپنے ذمہ واجب كو ادا كر ديا ہے.

اور جو شخص تيرہ ذوالحجہ كى رات كى منى ميں بسر كرے اور تيرہ ذوالحجہ كے دن تينوں جمرات كى رمى كرے تو اس پر بھى كوئى گناہ نہيں، بلكہ اس كا منى ميں يہ رات بسر كرنا اور دن كو جمرات كى رمى كرنا افضل اور زيادہ اجروثواب كا باعث ہے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ايسا كيا تھا"

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (11 / 267).

شيخ فوزان حفظہ اللہ تعالى كا كہنا ہے:

حج كے ايام ميں منى كے اندر قيام كى كم از كم مدت گيارہ اور بارہ ذوالحجہ - يعنى عيد كے بعد دو دن - ہيں، اور تعجيل يہى ہے، اور اكمل اور زيادہ اجروثواب اس ميں ہے كہ تيرہ ذوالحجہ بھى وہيں رہيں، اور اسے تاخير كہتے ہيں.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور جو كوئى دو دنوں ميں جلدى كرے اس پر بھى كوئى گناہ نہيں، اور جو تاخير كرے اس پر بھى كوئى گناہ نہيں، يہ پرہيز گاروں كے ليے ہے البقرة (203).

تو تعجيل كا معنى يہ ہوا كہ:

بارہ ذوالحجہ كو زوال كے بعد رمى كر كے غروب آفتاب سے قبل منى سے نكل جانے كو تعجيل كہتے ہيں، اور اگر اسے منى ميں ہى غروب شمس ہو گيا اور وہ منى سے نہ نكل سكا تو اسے تيرہ تاريخ كى رات منى ميں ہى بسر كر كے صبح ظہر كے بعد تيرہ تاريخ كى رمى بھى كرنا ہو گى.

واللہ اعلم.

فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء فتوى نمبر (16386).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى سے دريافت كيا گيا:

ايك حاجى كا خيال تھا كہ بارہ تاريخ كى رمى نہ كرنى تجيل ہے اور اس نے جہالت كى بنا پر منى ميں رات نہ بسر كى اور طواف وداع بھى نہ كيا ايسے شخص كا حكم كيا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

آپ کا حج صحیح ہے، کیونکہ آپ نے حج کے ارکان میں سے کوئی رکن ترک نہیں کیا، بلکہ تین واجب ترک کیے ہیں:

پہلا واجب: منی میں رات بسر کرنا تھا.

دوسرا واجب: بارہ تاریخ کی کنکریاں مارنا.

تیسرا واجب: طواف وداع.

یہ تینوں واجب ترک کیے گئے ہیں، اور اہل علم کے ہاں یہ اصول ہے کہ اگر انسان حج میں واجب ترک کرے تو اس پر دم لازم آتا ہے، جو مکہ میں ذبح کر کے وہاں کے فقراء میں تقسیم کیا جائیگا.

لیکن منی میں ایک رات بسر نہ کرنے سے دم واجب نہیں ہوتا، تو اس مناسبت سے میں اپنے حاجی بھائیوں کو سائل کی اس غلطی پر متنبہ کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ بہت سے لوگ اللہ تعالی کے فرمان:

اور جو کوئی دو دنوں میں جلدی کرے.

سے یہ سمجھتے اور اس کا مفہوم یہ لیتے ہیں کہ گیارہ تاریخ کو منی سے نکل جائیں، اور وہ دو دن عید اور گیارہ تاریخ کا دن شمار کرتے ہیں، حالانکہ معاملہ ایسا نہیں بلکہ یہ فہم اور سمجھنے کی غلطی ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی کا معدود اور چند ایام میں ذکر کرو، اور جو کوئی دو دنوں میں جلدی کرے.

اور یہاں ایام معدودات سے ایام تشریق مراد ہیں، اور ایام تشریق کا پہلا دن گیارہ تاریخ ہے، تو اس طرح اللہ تعالی کا فرمان:

اور جو کوئی دو دنوں میں جلدی کرے.

یعنی ایام تشریق میں اور وہ بارہ تاریخ ہے، اس لیے انسان کو اس مسئلہ میں اپنا مفہوم صحیح کرنا چاہیے تا کہ وہ غلطی نہ کرے.

دیکھیں: فتاوی الحج سوال نمبر (40).

واللہ اعلم .